تراویح کی نماز دو امام پڑھائیں تو طریقہ کیا ہوگا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر دو امام صاحبان تراویح پڑھائیں تو اس میں کیا طریقہ کار اختیار کرنا چاہیے؟ کیونکہ بعض جگہ پر ایک امام صاحب دس رکعت تراویح پڑھاتے ہیں، پھر بقیہ دس رکعت تراویح دوسرے امام صاحب پڑھاتے ہیں۔ کیا اس طرح کرنا، درست ہے؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

افضل طریقہ یہی ہے کہ ایک امام صاحب کے پیچھے مکمل 20 رکعت تراویح ادا کی جائے، البتہ اگر دو امام صاحبان مل کر تراویح پڑھانا چاہیں، تو اس میں مستحب طریقہ یہ ہے کہ ایک مکمل ترویحہ (یعنی چار رکعت تراویح) پڑھانے کے بعد، دوسرے امام صاحب بقیہ تراویح کی رکعات پڑھائیں۔ مثلاً ایک امام صاحب 8 رکعتیں پڑھائیں اور دوسرے امام صاحب 12 رکعتیں پڑھائیں۔ دس رکعات تراویح ایک امام صاحب پڑھائیں، بقیہ دس رکعات تراویح دوسرے امام صاحب پڑھائیں یہ کرنا، جائز تو ہے البتہ مستحب و بہتر طریقہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوا۔

تراویح ایک امام صاحب کے پیچھے پڑھنا افضل ہے اور اگر دو امام صاحبان تراویح پڑھائیں تو اس کے مستحب طریقہ سے متعلق فتاوی ہندیہ میں ہے:

”والأفضل أن يصلي التراويح بإمام واحد فإن صلوها بإمامين فالمستحب أن يكون انصراف كل واحد على كمال الترويحة فإن انصرف على تسليمة لا يستحب ذلك في الصحيح“

ترجمہ: افضل یہ ہے کہ ایک امام کے پیچھے مکمل تراویح پڑھی جائے، اگر دو امام کے پیچھے، تراویح پڑھنی ہو تو مستحب طریقہ یہ ہے کہ مکمل ترویحہ پر امام کو تبدیل کیا جائے۔ صحیح قول کے مطابق ایک سلام (کی دو رکعت پر) پر امام تبدیل کرنا پسندیدہ عمل نہیں ہے۔ (فتاوی ہندیہ، جلد1، صفحہ 116، مطبوعہ کوئٹہ)

الجوہرۃ النیرہ میں ہے:

”والأفضل أن يصلي التراويح بإمام واحد لأن عمر رضي اللہ عنه جمع الناس على قارئ واحد وهو أبي بن كعب رضي اللہ عنه“

ترجمہ: افضل یہ ہے کہ تراویح ایک امام صاحب کے پیچھے پڑھی جائے، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ہی قاری حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے لوگوں کو اکٹھا کیا تھا۔ (الجوهرة النيرة، جلد1، صفحہ98، مطبوعہ المطبعة الخيرية)

فتاوی قاضی خان میں ہے:

”لو اقاموا التراویح باما مین فصلی کل امام تسلیمة، بعضهم جوزوا ذلک والصحیح انه لا یستحب وانما یستحب ان یصلی کل امام ترویحة لیکون موافقا عمل اهل الحرمین“

ترجمہ: اگر لوگوں نے دو اماموں کے پیچھے تراویح اس طرح پڑھی کہ ہر امام ایک سلام کے بعد تبدیل ہو جاتا ہے، تو بعض فقہاء کرام علیہم الرحمہ نے اس کو جائز قرار دیا، لیکن صحیح یہ ہے کہ ایسا کرنا، اچھا عمل نہیں۔ مستحب طریقہ یہ ہے کہ ہر امام ایک ترویحہ پڑھائے تاکہ یہ اہل حرمین کے عمل کے موافق ہو جائے۔ (فتاوی قاضی خان، جلد1، صفحہ205، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”افضل یہ ہے کہ ایک امام کے پیچھے تراویح پڑھیں اور دو کے پیچھے پڑھنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ پورے ترویحہ پر امام بدلیں، **مثلاً آٹھ ایک کے پیچھے اور بارہ دوسرے کے۔**“ (بہار شریعت، جلد1، صفحہ692، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

بحر العلوم مفتی عبد المنان اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”میں 74ء میں حرمین شریفین کی زیارت سے رمضان شریف میں ہی مشرف ہوا۔ **میں نے دیکھا کہ دونوں جگہ تراویح بیس رکعت ہی ہو رہی ہیں۔ البتہ دو امام پڑھاتے ہیں ایک آٹھ رکعت اور دوسرا 12 رکعت۔**“ (فتاوی بحر العلوم، جلد1، صفحہ478، مطبوعہ شبیر برادرز، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Gul-3431

تاریخ اجراء: 20 رمضان المبارک 1446ھ/21 مارچ 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net